

از منشی عبد الرحمن خان

قرآن کریم اور علوم فلکیات

مفہم فطرت | قرآن کریم دنیا کی پہلی کتاب ہے جس نے علوم فلکیات کی طرف انسان کی توجہ دلائی۔ اسے نظام فطرت کے مطالعہ و مشاہدہ کی دعوت دی۔ اور ان کی حقیقت معلوم کرنے پر زور دیا۔ گویا نہ قدیم ہی سے ہستارے انسان کی صحراؤں اور سمندروں میں راہ نمائی کر رہے تھے۔ مگر قرآن نے یہ کہہ کر ان کی اہمیت بڑھا دی کہ ماہ ستارے اور سورج کا تعلق نماز، روزہ اور حج کی عبادات سے بھی ہے۔ کیونکہ ان کی مختلف حالتوں اور منزلوں سے ہی وقت کا تعین ہوتا ہے۔ اور قبلہ کا صحیح رخ معلوم ہوتا ہے۔ اسی لئے جو زف ہیل کے قول کے مطابق روٹا کے بعد مسلمانوں نے سب سے زیادہ توجہ ریاضیات اور فلکیات پر دی۔ مسلمان حکما اور سائنسدانوں نے ہی الجبرا اور کیمسٹری کے ایسے اصول اور فارمولے وضع کئے جن کے بغیر سائنسدان ایک قدم بھی نہیں چل سکتے اور انہی علوم کی بنا پر آج انسان کشتی ارضی کی غیر مرئی زنجیروں کو توڑ کر آسمان کی طرف مائل پرواز ہے۔ ڈاکٹر یحیٰ بن محمد عربیؒ میں لکھتے ہیں کہ:

”خلوع اسلام کے فوراً بعد ۱۳۲ھ میں بغداد میں مدرسہ ہدیت قائم ہو چکا تھا جو سات سو سال تک جاری رہا۔“

اور مکیبوسید نے ”تاریخ عرب“ میں لکھا ہے کہ:

”اس مدرسہ کے علماء و حکما کا کمال یہ تھا کہ وہ دور بین اور گواکب کے ارتفاع معلوم کرنے والے آہ

امطراب کی مدد کے بغیر علوم فلکیات میں پورا کمال پیدا کر لیتے تھے۔“

رصد گاہ | دور اسلام کی پہلی رصد گاہ ۶۱۷ھ میں ہی دمشق میں قائم ہو گئی تھی۔ اور یورپ میں پہلی رصد گاہ

بھی مسلمانوں نے قائم کی تھی۔ مسلمانوں نے ہی سب سے پہلے دوربین۔ قطب نما اور آلات اختر شناسی تیار کئے۔ ڈاکٹر ڈیرپرؒ ”معرکہ مذہب و سائنس“ میں لکھتے ہیں کہ:-

”مسلمانوں نے تمام سیاروں کی فہرست مرتب کی جو آسمان پر نظر آئے اور بڑے بڑے ستاروں کے

نام رکھے جو آج تک تبدیل نہیں ہوئے۔

چنانچہ تیمور کے پوتے الخ بیگ نے ستاروں کی جو زپچ یا ڈائرکٹری مرتب کی اس میں پانچ ہزار ستاروں کے نام، محل وقوع اور خصوصیات درج ہیں۔ یہاں تک کہ اس میں ارضی گردش کی بدولت ستاروں کے محل وقوع میں ہونے والی تبدیلیوں تک کی تفصیل ملتی ہے جن سے آج تک سائنسدان استفادہ کر رہے ہیں۔ علوم فلکیات سے چونکہ سب سے پہلے مسلمان حکماء نے دنیا کو روشناس کرایا تھا اس لئے اسٹرانومی کی تمام بنیادی کتابیں عربی میں ہیں اور قریباً تمام ستاروں کے ننانوے فیصد عربی نام معمولی تلفظ کی تبدیلی سے آج تک مروج ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا محل وقوع بھی قریباً قریباً وہی تسلیم کیا گیا ہے جو مسلمان ماہرین نے متعین کیا تھا۔ اور جن کی صحت پر دو ہجری کی دور بینیوں نے ہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ یہی اسلامی علوم، تراجم کے ذریعے عربی سے دوسری مغربی زبانوں میں منتقل ہوئے۔ مسلمانوں نے ان سائنسی علوم کی طرف توجہ دینی چھوڑ دی جو ان کی میراث تھے اور اہل مغرب نے ان ہی اسلامی علوم کو اپنا کر آٹا آگے بڑھایا کہ ان کے ذریعے نہ صرف چاند تک۔۔۔ پہنچ گئے بلکہ اس سے بھی آگے جا رہے ہیں۔

عظیم کارنامہ | انسان کا چاند پر پہنچ جانا واقعی ایک عظیم کارنامہ ہے۔ لیکن یہ اہل ایمان کے لئے اتنی اہمیت کا حامل نہیں۔ جتنی اسے منکبہ بنی حق اہمیت دے رہے ہیں کیونکہ قرآن کریم میں راکٹوں، میزائلوں یا خلائی جہازوں سے بھی زیادہ تیز رفتار ذرائع اور وسائل کا ذکر موجود ہے۔ جن کی بدولت افلاک گیر واقعات ظہور میں آئے۔ مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں جب ملکہ سبا کا تخت لانے کا سوال پیدا ہوا تو ایک طاقتور جن نے اپنی خدمات پیش کیں۔ مگر آپ کے دربار کے وزیر آصف بن برخیا نے کہا۔

قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ قَالَ

کہ میں اسے چشمِ ندون میں لانے کا علم جانتا ہوں۔

چنانچہ اس نے آنکھ جھپکتے میں سینکڑوں میل دور پڑا ہوا تخت لا کر دربار سلیمانی میں پیش کر دیا۔

دوسرا واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے جو جسدِ منصری کے ساتھ آٹا فانا چوتھے آسمان پر پہنچا دئے گئے۔

بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ۔

تیسرا واقعہ معراج النبی کا ہے جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو برق سے بھی تیز رفتار براق کے ذریعہ جبریل

اطہر کے ساتھ راتوں رات ساتوں آسمانوں اور عالم بالا کی سیر کر کے واپس پہنچایا گیا۔ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى

بِعَبْدِهِ لَيْلًا

قرآن کریم نے انسان کے آسمان پر پہنچنے کی صرف شہادت ہی پیش نہیں کی بلکہ اس نے انسان کو چاند اور ستاروں

پر پہنچنے کی دعوت بھی دے دی ہے۔

قُلْ اَنْظُرُوا مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذٰلِكُمْ دِيْكُمْ كَمَا تَسْتَكْبِرُوْنَ
جس کی ایک دوسرے مقام پر یہ بیان فرمایا۔ وَرَبِّكَوْنِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (انعام ۶) تاکہ وہ کامل یقین کرنے والوں
میں سے ہو جائیں۔

کیونکہ مظاہر قدرت سے ہی حق تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل ہوتی ہے جس طرح سورج اچاند
اور ستاروں کے طلوع و غروب پر غور و فکر سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معرفت الہی حاصل کی۔

دعوت قرآن | قرآن کریم کی اس دعوت سے سائنس کی ضرورت اور اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سائنس
اس علم کا نام ہے جو مظاہر قدرت کے مطالعہ و مشاہدہ سے حاصل ہوتا ہے اس کے ذریعے نایاب معومات حاصل ہوتی
ہیں۔ مثلاً سائنس کے ذریعے ہی پتہ چلا کہ ہماری قریب ترین کہکشاں جو راستہ کوہیں دو دھیاراستے کی شکل میں دکھائی
دیتی ہے وہ قریباً سو ارب ستاروں کا مجموعہ ہے جس کا سورج ایک ستارہ ہے اور سورج اپنی ہولناک جسامت
کے باوجود کہکشاں کے مقابلے میں ایک ذرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور سورج کے مقابلے میں ہماری زمین بالکل
ایسی ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ۔ یا صحر کے مقابلے میں ایک ذرہ۔ اس سورج کا پیٹا اتنا بڑا ہے کہ
اس کے اندر ہمارے جیسے لاکھوں کمرہ ارض سما سکتے ہیں۔ غرض کہ مظاہر قدرت خواہ مادی ہوں خواہ حیاتیاتی، نفسانی
ہوں یا جسمانی۔ ان کے مطالعہ و مشاہدہ اور ان پر تدبر و تفکر سے ہی اسرارِ کائنات منکشف ہوتے ہیں۔ اہل ایمان
تو خدا کے ہر فرمان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد گرامی پر بلا چون و چرا ایمان لے آتے ہیں۔ مگر کفار
چونکہ ایمان بالغیب لانے سے انکار کرتے ہیں اس لئے قادر مطلق کا ہمیشہ یہ دستور رہا ہے کہ جو جس حقیقت کا منکر
ہوتا ہے اس کے ہاتھ سے ویسی چیز تیار کر کے اس پر حجت تمام کر دی جاتی ہے۔

اتمام حجت | ۱۔ منکرین اس بات کا مذاق اڑاتے رہے کہ قیامت کے دن مولا کریم انہیں وہ سب کچھ دکھادیں
گے جو وہ دنیا میں کرتے رہتے ہیں۔ مگر صنعت فلم سازی کے ذریعے منکرین پر یہ حقیقت واضح کر دی گئی کہ جس طرح
ایک اداکار اپنی برسوں کی اداکاری دو تین گھنٹوں کی فلم میں بچشم خود دیکھ سکتا ہے بالکل اسی طرح منکرین کو ان کے
دنہوی اعمال کی کرائی کا تبہ کی فلم بروز قیامت دکھادی جائے گی۔

۲۔ منکرین اس امر سے بھی منکر ہیں کہ ہر روز قیامت خود ان کے اعضاء کے خلاف گواہی دیں گے۔ مگر ان کے ہاتھ
کے ہاتھ کے تیار کردہ ٹیپ ریکارڈر ایسے حالات خود ان کی کی ہوئی باتیں ان کے لب و لہجہ میں من و عن جس طرح سنا
دیتے ہیں بالکل اسی طرح منکرین کے اعضاء اپنے تمام کاموں کی تفصیل بزبان خود بحکم خدا بیان کر دیں گے۔

۳۔ منکرین ارشاد نبوی کے بھی منکر ہیں۔ کہ ناز یا جماعت میں جب امام و ائمہ الین اور مقتدی این کہتے ہیں تو

یہ آواز چشمِ زدن میں آسمانوں تک پہنچ جاتی ہے۔ مگر اب انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے تیار کردہ آلاتِ نشریات ذریعہ دیکھ لیا کہ ہزاروں اور لاکھوں میلوں سے نشر ہونے والی خبریں اور پیغامات ہوائی لہروں کے ذریعہ دنیا پر گوشہ میں بلاتاخیر ثانیہ سنے جاتے ہیں بالکل اسی طرح امام و مقتدی کی وصالین اور آئین چشمِ زدن میں آسمان پہنچتی رہتی ہے۔ بلکہ ایک خلا باز نے خلا میں اذان کی آواز بھی سنی جو بعد میں مسلمان ہو گیا۔

۴۔ منکبین معجزہ شق القمر کے بھی منکر ہیں مگر اب انہوں نے آسمان پر پہنچ کر اس کے عین وسط میں دوا بخشم خود دیکھ لی جو قرآن کی بیان کردہ اس حقیقت کی بزبان حال شہادت دے رہی ہے جسے ناسا کے خلائی میں عرب دراز کا نام دیا ہے۔

دورِ حاضر کی یہ ایجادات بزبان حال خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فرمودات کی تائید کر رہی جو علومِ فلکیات اور تمام احتساب کے متعلق قرآن کریم نے بیان کئے ہیں منکبین، مظاہر قدرت کا شاہدہ کے بعد خدا پر ایمان لائیں یا نہ لائیں لیکن منکبین کی چاند پر آمد و رفت سے مندرجہ ذیل مزید حقائق قرآنی کی تو ہو گئی ہے جو انسان کے لئے درسِ بصیرت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

قرآنی حقائق ۱۱۔ ارشادِ ربانی ہے کہ بالتحقیق ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے آراستہ کر رکھا ہے

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ

یونانی حکما کہتے تھے کہ یہ چاند اور ستارے آسمانوں میں اس طرح جڑے ہوئے ہیں جس طرح نگینہ انگوٹھا خلا بازوں نے چاند کے گرد چکر لگا کر اور چاند کے اوپر چڑھ کر بخشم خود چاروں طرف نظر دوڑا کر یونانی نظریہ تائید کرتے ہوئے قرآنی بیان کی تصدیق کر دی کہ چاند اور ستارے آسمان سے نیچے خلا میں بالکل اسی طرح گردش میں ہیں جس طرح یہ کمرہ ارضی فضا میں گردش کر رہا ہے۔

۲۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ:

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقَ السَّمَكَاتِ وَالْأَنْفُسِ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ (شوری ۲۰)

اس کی نشانیوں میں سے زمین و آسمان کا پیدا کرنا ہے اور ان جانداروں کا جو اس نے زمین و آسمان میں پھیلا اس عمرانی خبر کی ان خلا بازوں نے توثیق کر دی جو دوسری دفعہ چاند کی سیر کر کے واپس آئے ہیں انہوں خلا میں بگوشش ہوش ایک مخلوق کی خوفناک چیخ و پکار سن کر اندھ خطرہ محسوس کیا۔ اور اس سے فی الفور ہل کو باخبر کیا۔ اس کی تائید مزید کیلی فورنیا کے ماہر کمپیوٹری ڈاکٹر ٹی ٹیل کے اس بیان سے ہوتی ہے کہ امریکی کے بہا ز فہر نے مریخ کے متعلق جو اطلاعات بہم پہنچائی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس ستارہ میں زندگی پائی جاتی۔

(صدقِ جدید ۲۳ اگست ۱۹۶۹ء)

قرآن کریم کی رو سے اللہ قویٰ و باطنی کہ اللہ بڑی قوت والا اور چھپ کر رہتا ہے۔

روسی فلا بازوں کی واپسی پر کمیونسٹ آمر خروشیوف نے کہا تھا کہ:-

"ہم یہاں تک پہنچے ہیں لیکن خدا کو کہیں نہیں پایا۔"

مگر امریکی فلا باز جان گلین نے اسے اپنے جہاز کے قطب نما میں پایا۔ جس کا بیان مفصل امریکی جرائد میں
لے ہوا۔ وہ لکھتا ہے کہ:-

"سائنسی اصطلاحات و پیمانوں میں خدا کی پیدائش ناممکن ہے۔ مذہبی اور ایمانی قوتوں کو نہ

دیکھا جاسکتا ہے اور نہ چھو جاسکتا ہے۔ یہ ایک ناقابل فہم اور غیر محسوس شے ہے اسی

طرح ہمارے جہاز کے قطب نما کو جو قوت متحرک رکھتی ہے وہ بھی ہمارے حواس خمسہ کے لئے

ایک کھلا چیلنج ہے کیونکہ اسے نہ ہم دیکھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں نہ چھو سکتے ہیں اور نہ

سونگھ سکتے ہیں۔ حالانکہ نتائج کا ظہور اس قدر واضح دلالت کر رہا ہے کہ یہاں کوئی موجود ہے"

۴۔ قرآن میں متعدد مقامات پر رب المشارق والمغرب اور رب المشرقین والمغربین کے الفاظ آئے ہیں

سے صاف عیاں ہے کہ ہمارے اس چھوٹے سے ارضی سیارہ کے علاوہ اور بھی ایسے سیارے موجود ہیں جو مشرق

پر رکھتے ہیں۔ سائنس نے اب ان کا وجود ثابت کر دیا ہے۔ کہ کہکشاں ایک ایسا مجموعہ نجوم ہے جس کا سورج

استاد ہے جو اس کے مرکز سے باہر کی طرف رہتا ہے اور کہکشاں کے ساتھ ساتھ گردش کرتا رہتا ہے لیکن

دسورج اپنی ہولناک جسمامت کے باوجود کہکشاں کے مقابلے میں ایک ذرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمیں

ن سے صرف ایک سورج اور ایک کہکشاں نظر آتی ہے۔ مگر چاند گلیں چاند کی سیر سے واپس آنے کے بعد خبر

ما ہے کہ "ہماری اس کہکشان نظام کی کوئی انتہا نہیں کیونکہ اس سے پرے دسیوں لاکھ دوسرے کہکشان نظام

جو وہیں۔ جو سب کے سب ایک تخیلی رفتار پر ایک دوسرے سے خاص تناسب سے حرکت کر رہے ہیں" اس

ح سائنس نے مذکورہ بالا قرآنی حقائق کی توثیق کر دی ہے۔

چاند کا حلیہ | ۵۔ شیخ عبدالنبی نے اپنی بصیرت اور فراست کی بنا پر اپنی کتاب دستور العلماء میں چاند کا

بیمہ درج کیا ہے :-

الشمس کو کب لیلی - اذرق - مائل الی السواد - مظلم - غیر فوری کیثف

چاند رات کا ایک ستارہ ہے - مٹیالا نیلگونی ، سیاہی مائل - تاریک - بے نور

الی النور عنہ بالمحاذاة

جو اپنے مقابل والے غیر سے روشنی حاصل کرتا ہے

حیرت ہے مولانا موصوف کی نظر پر کہ انہوں نے زمین پر سے چاند کو جیسا پایا سب سے پہلے اترنے والے
 خلاباز نیل آرمسٹرانگ نے بھی چاند کو ویسا ہی پایا جس کا بیان ہے کہ
 ”چاند پوڈر کی طرح خوبصورت ہے۔ میرے جوتے کے سول میں کوئلہ کے پوڈر کی طرح شے لگ
 گئی ہے۔ پہلی بار یہ ایک ملائم سطح معلوم ہوئی اب یہ سخت محسوس ہوتی ہے“
 گویا اس نے بھی چاند کا رنگ، اس کی کثافت اور حالت قریباً قریباً ویسی ہی پائی جیسی شیخ موصوف
 نے اپنی روحانیت کی بنا پر لکھی۔
 ۶۔ قرآن کریم کا اعلان ہے۔

ملك السموات والارضی ویتیت (حدید ۲۱)
 زمین اور آسمانوں میں اسی کی حکومت ہے۔ اور وہی جلاتا اور مارتا ہے۔
 قمری مشاہدات کی بنا پر ایک تازہ فلکیاتی طبقاتی مقالہ میں بتایا گیا ہے کہ
 ”ہمیں جو کہکشاں نظر آتی ہے اس جیسی بے شمار کہکشاںیں خلا میں موجود ہیں جن میں نئے نئے
 ستارے جنم لیتے رہتے ہیں اور پرانے ستارے دم توڑتے رہتے ہیں“
 جس سے ثابت ہوتا ہے کہ موت و حیات کا سلسلہ وہاں بھی اسی طرح وسیع پیمانے پر جاری ہے جس طرح
 دنیا کی دوسری مخلوق پیدا اور فنا ہوتی رہتی ہے۔
 سائنسی مشاہدات کی بنا پر منکرین کے اعتراضات و توثیقات ارباب فکر و نظر کے لئے سرمایہ بصیرت کی
 حیثیت رکھتے ہیں۔ کہ سائنس کس طرح قدم قدم پر آیات اللہ کی تائید و تصدیق کے سامان پیدا کر رہی ہے ابھی
 تو اس ڈرامہ کا آغاز ہوا ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔
 لطف کی بات یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے تو درس بصیرت حاصل کرنے کے لئے تسخیر کائنات کی دعوت دی مگر
 سو پر طاقتیں دوسرے ستاروں پر اپنی اپنی کانونیاں قائم کرنے کے لئے ایک دوسرے سبقت حاصل کرنے کے لئے
 کوشش کر رہے ہیں ع

یہ ہیں تفادست راہ از کجاستا بہ کجا

مضمون نگار
 حضرات سے اتنا س ہے کہ مضمون کا غز کے ایک طرف سیاہی سے تحریر
 فرمائیے اور ہر صفحے کا حاشیہ اسی صفحے پر تحریر کیجئے
 (ادارہ)